

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

غیر مقلدین کے عقائد

از قلم

مولانا محمد انصاری باجوہ مدظلہ

شعبہ تحقیق و تصنیف

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ راولپنڈی

اتحاد اہل سنۃ والجماعۃ پاکستان

تقریظ

فقیر العصر حضرت مولانا مفتی ابوسلمان صاحب دامت برکاتہم

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ تعالیٰ نے دنیا آباد کی اور لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا مصلح اور ہادی آتے رہے حتیٰ کہ داعی اعظم محمد ﷺ تشریف لائے انہوں نے دین کی محنت فرما کر انتقال فرمایا ان کے انتقال کے بعد جب صحابہ رضی اللہ عنہم سے مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ قرآن اور پھر سنت سے جواب دیتے تھے اور جب ان میں مسئلہ نہ پاتے تو اجتہاد کرتے جیسا کہ ابوداؤد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ والی روایت اس پر شاہد و عدل ہے۔ حدیث:- کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال القضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنة رسول اللہ ﷺ قال فان لم تجد فی سنة رسول اللہ ولا فی کتاب اللہ قال اجتهد برائی ولا آلو فضر ب رسول اللہ ﷺ صدرہ فقال الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله لما يرضى رسول الله ﷺ .

(ابوداؤد جلد دوم ص ۵۰ باب اجتہاد الراى فى القضاء)

ترجمہ:- اے معاذ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ اور مقدمہ پیش ہو تو کس چیز کے ساتھ فیصلہ کرو گے؟ تو آپ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم اس معاملہ کا حل کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا اللہ کے رسول کی سنت کے ساتھ آپ نے فرمایا اگر ان دونوں میں اس معاملہ کا حل نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اس پر آپ نے فرمایا سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول ﷺ کے رسول کو اس بات کی توفیق دی کہ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اسی کو پسند کرتا ہے۔

۱۔ یہ روایت مسند احمد، ابن عدی، طبرانی، بیہقی، تلخیص الحمیر اور صحاح ستہ کی دو کتب ابوداؤد اور ترمذی

میں موجود ہے۔

۲۔ خطیب بغدادیؒ نے اس کو متصل عبادہ بن نسی سے اور انہوں نے عبدالرحمن بن غنم اور انہوں نے معاذ سے روایت کیا ہے اور راویوں کے قوی اور ثقہ ہونے کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔

۳۔ ابن القیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ جب گروہ کے گروہوں نے اس کو روایت کیا (اور تمام فقہاء نے اس سے دلیل پکڑی) تو اس کی صحت اور مشہور روایت ہونے میں شبہ نہیں ہے (۱-۷۳)۔

۴۔ امام الحرمین نے اس روایت کی توثیق کی ہے ”کمانی العمدہ“۔

۵۔ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ معاذ کے ساتھی تو علم و عمل کے اعتبار سے معروف ہیں لہذا ان کی جہالت معزز نہیں ہے (۱-۷۳)۔

۶۔ حارث بن عمرو مجہول نہیں بلکہ حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب میں اس کے بارے میں ابن عدی سے نقل کیا ہے کہ یہ راوی اس روایت سے معروف ہے اور ابن حبانؒ نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے (ج ۲-ص ۱۵۲) یہی وجہ ہے کہ اجتہاد میں اختلاف ہوتا ہے تو صحابہ کے اجتہادی مسائل میں بھی آپس میں اختلاف ہے۔ جن کیلئے ابو داؤد اور ترمذی کا مطالعہ بہتر ہے۔ صحاح اور باقی احادیث کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے سترہ ہزار فتاویٰ موجود ہیں جو انہوں نے دیئے ہیں اکثر کے ساتھ قرآن و سنت کی دلیل نہیں ہے اور ایسے مفتی صحابہ ایک سو انچاس ہیں (حجۃ اللہ البالغہ۔ اعلام الموقعین) اور باقی دیگر صحابہ اور تابعین ان ہی کے فتاویٰ پر چلتے تھے اور یہی تقلید ہے۔ ائمہ اربعہؒ نے اجتہاد کے اصول و فروع مدون فرمائے قرآن و سنت کو دیکھا اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ کے اقوال کو لیکر فقہ کے اصول و ضوابط مدون کیے ہیں اور ہم ان ہی کے پیچھے چلتے ہیں صرف دو مسائل میں جہاں ظاہری اور فروعی اختلاف ہے۔ مثلاً

نمبر ۱۔ جیسے رفع یدین ہے یا نہیں۔ آمین اونچی یا آہستہ آواز سے، خون سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اب یہاں دونوں طرف روایات ہیں۔ (ابو داؤد اور ترمذی کے ابواب دیکھیں)

اب یہاں پر ہم ایک امام کی ترجیح کی طرف چلے جاتے ہیں دو کی تو مان نہیں سکتے خون سے وضو کریں یا نہ کریں۔ نمبر ۲۔ جو مسائل قرآن و حدیث میں صراحۃً نہیں ہیں۔ جیسے ۱۰۰ بھینسوں میں کتنی زکوٰۃ ہے

کیا شیر بہر حرام ہے۔ نماز میں کتنے فرائض واجبات ہیں۔ (اسکی واضح صراحت نہیں ہے)

اب ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں کہ ہمارے غیر مقلد حضرات تقریروں اور تحریروں میں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث کو مانو اور باقی چیزوں کو چھوڑ لیکن جب مناظرہ ہوتا ہے یا ان پر سوالات کیے جاتے ہیں تو پھر یہ اجماع اور قیاس کو بھی مان جاتے ہیں تو آج کل یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حنفیوں دیوبندیوں کے عقائد ٹھیک نہیں۔ حضرت مولانا محمد امین صفدر ادا کاڑویؒ آج سے پندرہ بیس سال پہلے فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں یہ آمین اور رفع یدین والے مسائل پر ہار جائیں گے تو پھر یہ کہیں گے۔ کہ آپ کے عقائد ٹھیک نہیں۔ غیر مقلد حضرات اور عوام الناس سے التماس ہے کہ ہماری عقائد کی کتابوں میں کوئی کوتاہی نہیں دکھا سکتے ہمارے اکابر کی جو اصلاحی کتبائیں ہیں ان سے عبارات نقل کرتے ہیں اور عنوان باندھتے ہیں کہ ان کا عقیدہ یہ ہے۔ اگرچہ وہ کشف وکرامات شطیحات بھوتے ہیں۔ فطہ اسکو کہتے ہیں کہ وہ بات شدت محبت سے نکلے اگرچہ ظاہر اقرآن وسنت کے خلاف ہو اس میں کسی بزرگ کی اتباع جائز نہیں۔ اس کی مثال جیسے حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ کہ کسی آدمی سے جنگل میں سواری مع اسباب گم ہو جائے اور آدمی مرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لے اور وہ اچانک مل جائے تو آدمی فرط محبت میں کہے۔ اے اللہ! میں تیرا رب ہوں تو میرا بندہ۔

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۵۵)

غیر مقلد حضرات کہتے ہیں کہ ہم مقلدوں کے ساتھ عقیدے پر بات کرتے ہیں کیونکہ ان کے عقیدے ٹھیک نہیں۔ ہم ان پر سوال کر کے کہتے ہیں۔ کہ عقیدے کی تفصیل بتاؤ قرآن وحدیث کے اعتبار سے اور شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں ہیں عقائد، عبادات، کاروبار، اخلاق اور سیاست و خلافت۔ آپ کے نزدیک شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ بات قرآن وحدیث سے کریں۔ ایک تو آپ کی مصیبت یہ ہے کہ ہماری تقلید کی تمام باتوں پر آپ دن رات چلتے رہتے ہیں اور آپکو پتہ نہیں۔ مثلاً امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کو تو فرض کہتے ہیں لیکن نماز کے اور فرائض نہیں سنا سکتے؟ سجدہ سہو کا کہنے ہیں لیکن مقامات نہیں بتا سکتے کہ کتنی جگہ پر سجدہ سہو کرنا ہے رفع یدین کو سنت کہتے ہیں لیکن نماز میں اور سنتیں نہیں بتا سکتے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ نماز میں ۱۳ فرائض، ۱۳ واجبات، ۱۸ مفسدات، ۲۲ سنتیں اور ۵۴ مستحبات ہیں۔ تم نے صرف

یہ نعرہ لگانا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ فرض ہے لیکن جب ہم دوسرے فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ یا تو جواب دیتے ہیں کہ ہم فرض کو مانتے ہی نہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر تم فرض کو مانتے نہیں تو سورۃ فاتحہ کو فرض کیوں کہتے جب ہم تم سے دیگر فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ہی نہیں۔ تم نے لوگوں کو پورا تو دین نہیں سمجھایا اور کبھی کہتے ہو کہ حضور ﷺ کی طرح نماز پڑھو جس طرح حضور ﷺ نے پڑھی ہے تو عام آدمی سمجھ جاتا ہے کہ آپ کا سمجھانا ناقص ہے کامل نہیں۔

اور جب آپ نے ہمارے بارے میں یہ کہا کہ ان کے عقائد ٹھیک نہیں تو ہم نے بھی آپ کے سامنے آپکا آمینہ پیش کر دیا کہ آپ کے عقائد کتنے خراب ہیں؟ لہذا جو ابکم فہو جوابنا۔ وان لعودوا نعد لیکن اس سے پہلے ایک اہم اعلان

نمبر ۱:- کہ آپ اگر مثلاً کہیں کہ یہ ہمارے علماء نہیں جبکہ آپکے بڑے بڑے علماء نے تو ان کی تعریف کی ہے۔
نمبر ۲:- وحید الزمان صاحب کا ترجمہ ہر غیر مقلد کے گھر میں موجود ہے اب تمام غیر مقلدین حضرات سے گزارش ہے کہ آپکے دس بڑے بڑے علماء کے دستخطوں کے ساتھ یہ بات منظر عام پر آ جائے رسائل میں بھی اور غزوہ اخبار میں بھی کہ نواب صدیق حسن خان اور وحید الزمان صاحب ہمارے علماء نہیں۔ ان کی کتابیں پڑھنا حرام ہے اور اسی طرح کے اپنے اور غیر مستند علماء کی بھی فہرست پیش کریں آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔
اب آپ کے عقائد کا یہ ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

تقریظ

خطیب اہلسنت والجماعت فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد شفیق الرحمن صاحب دامت برکاتہم

نائب امیر اتحاد اہلسنت والجماعت پنجاب

مدرس دارالعلوم فاروقیہ، دھمپال کمپ، راولپنڈی

خطیب مرکزی جامع مسجد صدیق اکبرؓ گر جاروڈ، راولپنڈی

آنحضرت ﷺ کا فرمان جسکا مفہوم یہ ہے کہ قرب قیامت میں فتنے اتنی شدت کے ساتھ آئیں گے جیسا کہ تسبیح کا دھا کہ ٹوٹ جانے سے دانے گرا کرتے ہیں گویا یہ کیفیت ہوگی کہ انسان صبح مسلمان ہوگا شام کو کافر شام مسلمان ہوگا صبح کافر۔ اگر ان فرمان مبارکہ پر ہم غور کریں تو انداز بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یقیناً ایسے ہی زمانے میں ہم جی رہے ہیں۔ ہر آئے دن نئے نئے فتنے گلی کوچوں میں برساتی مینڈکوں کی طرح نکل کر دعوت گمراہی دیتے اور مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کو خراب کرنے کے درپے نظر آتے ہیں۔ اور اس پرستم یہ کہ بغل میں چھری اور منہ سے رام رام کا مصداق یہ طہرین اپنے گمراہ کن نظریات و عقائد کو قرآن و حدیث کے بارے میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ آسانی سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاسکے۔

انہیں گمراہ فتنوں میں سے انگریز کا لگایا ہوا ایک خود ساختہ پودا فتنہ غیر مقلدین (نام نہاد احمدیہ) نامی فرقہ بھی ہے جو ”لباس خضریٰ میں راہزن“ کا کردار ادا کرتے ہوئے امت کو سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین سے بدظن اور اکابرین و اساطین ملت کی تکفیر کے مشن پر عمل پیرا ہے۔ تاکہ امت کے اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کر کے انگریز کی سازشوں کو پروان چڑھا سکے آئے دن علمائے حقہ پر کچڑا اچھالنا اور ان فرشتہ صفت شخصیات پر کفر کے فتوے لگانا ان مدعیان قرآن و حدیث کا وطیرہ بن چکا ہے۔ مگر ان کا اصل روپ اور چہرہ کیا ہے۔۔۔؟ اور اس طبقے کے اپنے گمراہ کن نظریات و عقائد کیا ہیں؟ فاضل مؤلف، مناظر اسلام مولانا محمد انصربا جوہ حفظہ اللہ نے زیر نظر رسالہ میں نہایت اختصار کیساتھ اور جامع انداز میں ان کو رچھنموں کو آئینہ کھانے کی کوشش کی ہے اور یہ دعوت دی ہے کہ

اتنی نہ بڑھا پا کئی داماں کی حکایت

دامن کو ذرا دیکھو ذرا بند بجا دیکھو

دعا ہے کہ اس کاوش کو ذات باری مسلمانوں کے لیے نافع اور گمراہوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ابتدائیہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول
النبي الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد .

برادران اہلسنت والجماعت! یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ غیر مقلدین کا ظہور برصغیر میں انگریز دور کی ایک یادگار ہے۔ اس سے قبل اسلامی بارہ صدیوں میں پوری دنیا میں کہیں بھی اس فرقے کا نام و نشان نہیں پایا جاتا تھا۔ جس کا ثبوت اصل کتابوں کے حوالہ سے آخر میں بغیر تبصرہ کے نوٹ دے دیا ہے۔ قارئین خود غور فرمائیں۔ چنانچہ ہمارے بار بار مطالبہ پر کہ اپنی تاریخ ثابت کرو ان بیچاروں پر مرگ کی سی کیفیت طاری ہے۔ اور یہ لوگ زہر کا پیالہ تو پی لیں گے لیکن اپنی تاریخ ثابت کرنے کیلئے میدان میں نہیں آئیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے ظہور پذیر ہونے کے بعد ابتداء تو اہلسنت والجماعت سے رفع الیدین، قراءت خلف الامام، آمین، ٹانگیں چوڑی کرنا وغیرہ مسائل میں اختلاف کیا جس کا الحمد للہ احناف نے مثبت انداز سے بھرپور جواب دیا۔

لیکن ابھی چند سالوں سے یہ لوگ ان مسائل پر مسلسل ذلت امیز شکستوں کے بعد اہلسنت والجماعت کے کشف اور کرامات کے واقعات کو عقائد کا نام دے کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ علماء دیوبند کے یہ عقائد ہیں۔ جس کا واضح ثبوت مشہور غیر مقلد مسٹر طالب الرحمن کی کتاب دیوبندیت تاریخ و عقائد اور آئیے عقیدہ سیکھے وغیرہ ہیں۔ اس لیے ہم نے بطور نمونہ کے غیر مقلدین کے چند عقائد اور کشف و کرامات حتی الوسع انکی اصل کتب کے عکس کے ساتھ لکھی ہیں تاکہ کسی غیر مقلد کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انشاء اللہ مزید بھی لکھیں گے۔ محمد انصاری جودہ

..... غیر مقلدین کے عقائد
 علی مسئلۃ الاستواء کا بھی ذکر کیا ہے۔ (ہدایۃ المستفید ج ۱ ص ۹۴ مطبوعہ انصار النبیہ الحمدیہ لاہور)
 ۴۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا ابراہیم میرسیا لکھنوی صاحب لکھتے ہیں شیخ شیخ حضور پر نور نواب
 صدیق حسن خان صاحب (تاریخ الحمدیث ص ۴۳۲ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)
 اور مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں ولہ تعالیٰ وجہ وعین وید و کف
 وقبضۃ واصابع و ساعد و ذراع و صدر و جنب و حقو و قدم و رجل و ساق و کنف
 کما تلیق بذاتہ المقدسة . (ہدایۃ المہدی ص ۹ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)
 ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور آنکھ اور ہاتھ اور ہتھیلی اور مٹھی اور انگلیاں اور کلائی اور بازو اور سینہ
 اور پہلو اور کمر اور پاؤں اور ٹانگ اور پنڈلی اور سایہ اس کی شان کے مطابق یہ سب چیزیں ہیں۔
 نوٹ:- اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ تمام عقائد مجسمہ اور مشبہہ جیسے گمراہ فرقوں کے تھے لیکن اب وہی فرقے
 ایک نئے نام الحمدیث کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ ہر شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے)

عقیدہ نمبر ۲:

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

و يظهر في اى صورة شاء.

اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷۹)

یعنی جس طرح عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ عسیٰ علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہوا اور ہندو کہتے ہیں کہ خنزیر اور کرشن اور رام چندر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ سامری کہتا تھا کہ پچھڑے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ غیر مقلدین کے نزدیک یہ سب عقیدے درست ہوئے۔

نوٹ: مذکورہ عقیدہ غیر مقلدین کی ریڑھ کی ہڈی اور ان کے مذہب کے علامہ صاحب کا ہے جس کا ترنڈی کے علاوہ صحاح ستہ اور موطا مالک وغیرہ کا ترجمہ ہر نام نہاد احمدیٹ بھائی کے گھر میں ہوتا ہے اور ان کی علمی خدمات کو جماعت اہل حدیث کی ترقی کا ذریعہ خود غیر مقلدین نے اپنی کتابوں میں تسلیم کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات مصنف مولانا محمد مستقیم سلفی بنارس

۲۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات مصنف مولانا ابوبکی امام خان نوشہروی۔

۳۔ حال ہی میں اکتوبر ۲۰۰۳ء میں شائع ہونے والی کتاب ۴۰ علماء اہل حدیث مصنف

عبدالرشید عراقی میں دسویں نمبر پر وحید الزمان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی تمام کتب نزل الابرار اور ہدیۃ المہدی وغیرہ بھی ذکر کی ہیں۔

۴۔ پیر بدیع الدین شاہ راشدی نے ہدیۃ المستفید ص ۹۵ ج ۱ پر بھی وحید الزمان کو عالم باعمل فقیہ وقت محبت السنّت لکھ کر ان کی ایک عقیدہ کی کتاب کا ذکر بھی کیا ہے اور چودھویں صدی کے غیر مقلد علماء کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

عقیدہ نمبر ۳: مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اللہ کی صفت ہے (معاذ اللہ)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

ومن الصفات الفعلية الحادثة الاستهزاء و السخرية

و المکرو الخداع و الکید۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ کے صفات فعلیہ حادثہ میں سے مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اور مکر کرنا اور دھوکہ دینا، داؤ لگانا ہیں۔ نعوذ باللہ ایسی گھٹیا چیزوں کو اللہ کی صفات قرار دیا ہے اور یہ عقیدہ غیر مقلدین کے اسی بزرگ کا ہے جس کا تعارف عقیدہ نمبر ۲ میں گزر چکا ہے۔

عقیدہ نمبر ۴:- (نبی ﷺ کی سب باتیں اور سب کام اچھے نہیں) (معاذ اللہ)

مشہور غیر مقلد ابو عبد اللہ قصوری صاحب لکھتے ہیں:

سب افعال اور اقوال آنحضرت ﷺ کے تشریحی اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ہیں ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔

(تحقیق الکلام فی مسئلہ البیعة والاہام ص ۴۴، ۴۵ مصنفہ ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام علی، مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر بحوالہ غیر مقلدین کے متعلق عرب و عجم کے فتوے)

عقیدہ نمبر ۵:- (نبی ﷺ کے رائے کوئی معتبر نہیں) نعوذ باللہ تعالیٰ

غیر مقلدین کے مشہور عالم محمد جونا گڑھی صاحب لکھتے ہیں:

سینے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے، قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷ مطبوعہ لاہور) آگے لکھتے ہیں: تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو اس دین والے ایک امتی کی رائے کو اصل اور حجت سمجھنے لگیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷)

نوٹ:- یہ محمد جونا گڑھی صاحب وہ شخص ہیں جن کے ترجمہ کو غیر مقلدین غمناک ترجمے کے طور پر متعارف کراتے ہیں۔

۵۔ — طریق محمدی

ہے طرح رکھ ہوئے نہ رہیں گے جس طرح آج تک تھے۔ درخوا آخر ان سے صلہ چاہئے تو بے سوچ سوچ بھگوان اس عقیدہ کو پھوڑا ہے۔ سے زیادہ تھیں آپ کو دنیا میں کیا پہنچ سکا ہے کہ کوئی وہ چار چیزیں تو بھی آپ کو یاد دے۔ لیکن ان کتابوں اور اس عقیدے کے پیچھے دے دے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم بدلی لازم آتی ہیں؟ براہیازہ اگر اس بیان میں نہیں تو اس بیان میں ضرور جھٹکتا ہے کہ وکیف احاف ما لکم کہتم ولا تعافون لکم لکم لکم کہتمہ ما لکم ما لکم یسزلہ علیکم سلطانا علی العربیہ حق بالاسری کہتم نطمسونه حضور یہ ہے کہ برائی اور بدی کرنے والے خود تو افسوس نہیں اور دوسرے جو اس فعل سے بری اور براہ ہیں اور میں اس کے کیا مسئلہ؟ حق یہ ہے کہ اسے ادا نہیں ہو کر ہم سے نہ اسے جو ہے۔

اللہ ہمیں الہی افرائی اور اپنے رسول ﷺ کی طاقت سے نجات دے۔ اور تک تو فی دے اور ہمیں کلمہ کے ساتھ میرے تزاری دے۔

امی دے اڑیہا میری چالی دل میں چلے نہیں کیجہ قائم کر وہ میری عقل میں

اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے

مشہدہ بنابا! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے کو اس اعتبار سے استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷ مطبوعہ لاہور)



عقیدہ نمبر ۶:- (انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلد عالم حسین خان صاحب لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو سکتی ہے۔

(رد تھلید بکتاب الجید ص ۱۳ موافقہ مولانا حسین خان مطبوعہ فاروقی دہلی بحوالہ جامع الشواہد ص ۱۳)

اس کا عکس ص ۵۱، ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب پر مولوی نذیر حسین دہلوی اور جناب شریف حسین دہلوی وغیرہ اکابر غیر مقلدین کی مہرس اور دستخط بھی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۷:- (بارہ امام اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا معصوم ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم مثلاً معین ٹھٹھوی سندھی صاحب لکھتے ہیں:

بارہ امام اور حضرت فاطمہ الزہرا معصوم ہیں۔ یعنی ان سے خطا کا ہونا محال ہے

نیز عصمت آنحضرت ﷺ کی عقلی ہے اور عصمت امام مہدی کی نقل سے

ثابت ہے۔ (دراسات الملبیت ص ۲۲۹، ۲۳۹ مطبوعہ لاہور)

عقیدہ نمبر ۸:- (غیر مقلدین کے انبیاء میں رام چندر اور کچھن بھی ہیں)

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں:

ولهذا ما ينبغي لنا ان نجحد نبوة الانبياء الاخرين الذين
لم يزكرهم الله سبحانه في كتابه وعرفه بالتواتر بين قوم
ولو كفار انهم كانوا انبياء صلحاء كرام چندر ولجھمن و
كشن جي بين الهند و زراتشت بين الفرس و كنفسوس
و بدھا بين اهل الصين و جاپان ، و سقراط و فيثا غورس
بين اهل اليونان بل يجب علينا ان نقول آما بجميع
انبيائه و رسله لان فرق بين احد منهم و نحن له مسلمون۔

(حدیۃ المہدی ص ۸۵ ج ۱ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)

ترجمہ:-

ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم دیگر انبیاء کی نبوت کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نہیں کیا اور کافروں میں تو اتر کے ساتھ وہ معروف ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نیک انبیاء تھے جیسے رام چندر، بھگمن، کرشن جی جو ہندوؤں میں ہے اور زراشت جو فارسیوں میں ہیں اور کنفیوس اور مہاتما بدھ جو چین اور جاپان میں ہے اور سقراط اور فیثاغورس جو یونان میں ہیں ہم پر واجب ہے کہ ہم یوں کہیں ہم ان تمام انبیاء و رسل پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم ان سب کے فرمان بردار ہیں۔

A2

واليسع واشعبله وارميا وهوسبع وحجي ودانيال وعيسى بن مريم
عليهم الصلوة والسلام والى هؤلاء اربعة اربون في القرآن منهم
خمسة وعشرون والآخرين كرام الله سبحانه اربعة اربعة الاخرى
اثنى عشر الهند والصين واليونان والفرس وبلاذ اور وباو افريقه
وبلاذ امريك وجاهاون وبرها لان العرب ما كانوا يعرفونهم فقلوا
يكن في ذكرهم فائدة جليله فانما اشار اليهم بقوله منهم من
فقصنا قبيله ومنهم من لم نقصهم عليك ولهذا ما ينبغي
لنسان محمد ص ولا ابناءه الاخرين الذين لم يذكرهم الله سبحانه
في كتاب وعرف بالانبياء الذين في مولي كذا ان محمد ياتي الانبياء صلوات
الله عليهم اجمعين وكثير من بين الهنود وزادوا في بين العرب
وكثير من وبدوهايين اهل الصين و جاهاون وسفل طاقوا في
بين اهل اليونان بل يجب علينا ان نقول انما جميع انبياءك ورسلك
اخرجت من واحد منهم واخرج له سلسله وبشرهم ما ينسب
اليهم اهل الكفر من المشركه والكفر والظلمه وكذلك ما ينبغي
لنسان تذكر جنس الناس الذين اختلف في تبين تكمه بعضهم فقلوا
واخرجت من احدى سلسله اهل هذه ولاه وسلم معوث الى آخر
والاس كاذب ومن قبله من الانبياء ما كانوا يعقون الى انهم
واهل بلادهم خاصه وقيل نوح ارجل الى الناس كاذب وهى
مخالفت الكتاب حيث قال ولقد ارسلنا نوحا الى قومه وكانهم



عقیدہ نمبر ۱۰:- (یا رسول اللہ، یا علی، یا غوث کہنا صحیح ہے)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں: وبهذا ظهر ان ماتقوله العامة يا رسول الله او يا
على او يا غوث فمجرد النداء لا نحكم بشركهم.

(ہدیۃ المہدی ص ۲۴)

ترجمہ:- اس سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ عام لوگ جو یا رسول اللہ اور یا علی یا

یا غوث پکارتے ہیں تو محض پکارنے سے ہم شرک کا حکم نہیں لگائیں گے۔

نوٹ:- آج کل چونکہ غیر مقلدین محض اس طرح پکارنے کو شرک کہتے ہیں۔ اس لیے ان کے علماء کا
عقیدہ آج کل کے اس فتوے کے لحاظ سے شرکیہ ہوگا۔

۲۴

انما ومن بعد قال نادى ما مستغرق في حب كمال نادى العاشق
مستغرق في تصور الغائب شاهدا وصفه كمال نادى حيا يا كوكبة
هوى البصر وبعين العظمى ان ما تقوله العامة يا رسول الله او يا
غوث فمجرد النداء لا يحكم شركا وكيف وقد نادى رسول الله صلى
الله عليه واله وسلم قتل يدر يا فلان بن فلان يا فلان بن فلان وورد
في حديث عثمان بن حنيف يا محمد بن ابي طالب يا محمد بن
الحسين وروى قال الزمخشري في حديث حسن صحيح وفي رواية يا رسول الله
وجهت بقلبي اليك وفي الحديث يا محمد يا محمد يا محمد يا محمد
كيفية ما يسمونهم من بعد فيهم ليسا بشر لكن وكيفية معناه لان
النادى كان لا يسمو في حياته من بعد فكيف يسمو بعد مماته وقد
قال الله تعالى ولا يستوي الاموات والحياء ولا يكونوا في قلب منصف وامر
السلام من ابي بكر بن الخطاب تصوير مستغرق من هذا التبريد ما واثبه
الجملة ولا يسمو في حياته من بعد فكيف يسمو بعد مماته وقد
قال الله تعالى ولا يستوي الاموات والحياء ولا يكونوا في قلب منصف وامر
السلام من ابي بكر بن الخطاب تصوير مستغرق من هذا التبريد ما واثبه

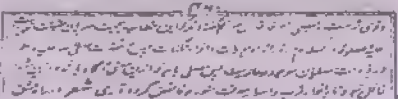
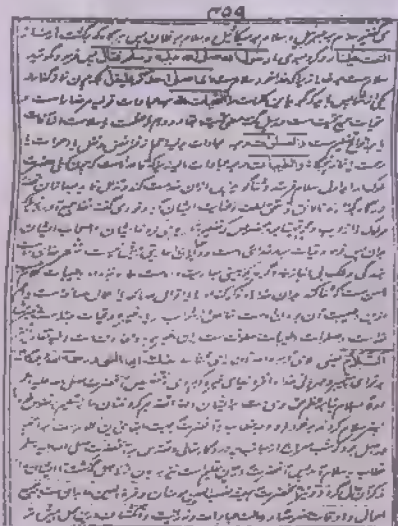


عقیدہ نمبر ۱۱:- (نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں)

غیر مقلدین کے مجدد و اب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ ہر آن اور ہر حال میں مومنین کے مرکز نگاہ اور عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ خصوصاً عبادت کی حالت میں کیونکہ اس حالت میں انکشاف اور نورانیت زیادہ قوی اور شدید ہوتی ہے۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ تشہد میں ایہا النبی کا یہ خطاب ممکنات اور موجودات کی ذات میں حقیقت محمدیہ کے سرایت کرنے کے اعتبار سے ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نماز پڑھنے والوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں اس لئے نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ اس بات کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھے اور آپ ﷺ کی اس حاضری سے غافل نہ ہو۔ تاکہ قرب و معیت کے انوارات اور معرفت کے اسرار حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ (مسک الختام فی شرح بلوغ المرام ۲۵۹: ۲۶۰)

نوٹ:- مذکورہ حاضر ناظر کا عقیدہ رکھنے والے مذہب الحمدیٹ کے بانی اور قابل قدر شخصیت ہیں جن کا تعارف عقیدہ نمبر ایک میں ملاحظہ فرمائیں۔



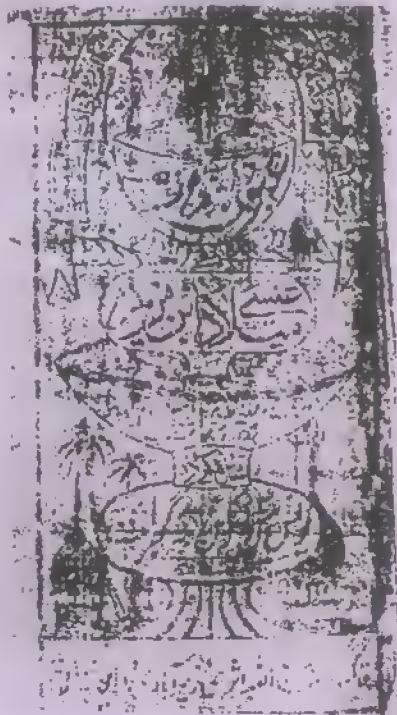
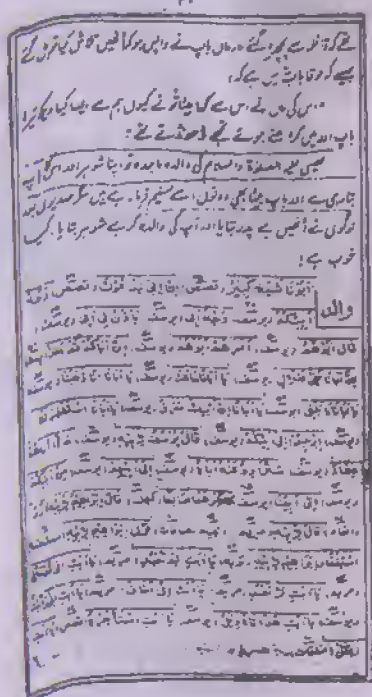
عقیدہ نمبر ۱۲ :- (حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم عنایت اللہ اثری صاحب لکھتے ہیں:

عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تو اپنا شوہر اور اس کا باپ بتا رہی ہے اور باپ بیٹا بھی دونوں اسے تسلیم فرما رہے ہیں۔ مگر صدیوں بعد لوگوں نے انہیں بے پدر بتایا اور آپ کی والدہ کو بے شوہر بتایا کیا خوب ہے۔

(عیون زمزم فی میلاد عیسیٰ بن مریم ص ۳۰ مصنف عنایت اللہ اثری)

نوٹ: اس عقیدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے والد ثابت کیا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے قرآن بھی بتایا ہے۔



عقیدہ نمبر ۱۳:- (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا گیا) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے مناظر ابوالکلیم اشرف سلیم صاحب لکھتے ہیں:

ہر نبی کو اللہ نے اس کی شان و مرتبہ کے مطابق معراج کرائی حضرت آدم کو جنگل میں مقام توبہ پر معراج کرائی، حضرت نوح کو جبل جودی کے مقام پر معراج کرائی حضرت ابراہیم کو آگ میں معراج کرائی، اسماعیل کو چھری کے نیچے معراج کرائی اور حضرت عیسیٰ کو صلیب پر معراج کرائی۔

(میزان المحدثین ص ۳۶ بحوالہ حدیث اور المحدث ص ۳۸)

قارئین اندازہ کیجیے کہ سلجی اداکاری میں اشرف سلیم صاحب کس طرح ہر نبی کو معراج کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ تو ہے کہ وہ سولی پر لٹکا دیے گئے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں میں سوائے غیر مقلدین کے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ اور انہوں نے یہ عقیدہ یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا ہے جیسا کہ انہوں نے اپنا نام المحدث بھی ان سے ہی الاٹ کروایا تھا۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتے ہیں وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵) ترجمہ: اور انہوں نے نہ تو ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔

فَالْهَمْنِي رَبِّي اِنْ اَتَوَلَفَ كِتَابَ جَامِعًا لِلْعَقَائِدِ وَالْاَصُولِ کہ میرے رب نے مجھے الہام کیا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس میں عقائد اور اصول ہوں۔ میں نے اس کا نام ہدیۃ الہدیٰ اس لیے رکھا ہے تاکہ حضرت مہدی کیلئے یہ کتاب ہدیہ بنے۔

یاد رہے کہ اس کتاب میں تمام مسائل غیر مقلدین کے مذہب کے مطابق لکھے ہوئے ہیں چنانچہ ایک نظر ملاحظہ فرمائیں۔ ہدیۃ الہدیٰ کے صفحہ 4 پر لکھا ہے کہ ہم اہل حدیثوں کے صرف دو اصول ہیں۔ اور ص 3 پر تمام مقلدین کو بدعتی کہا ہے اور ص 102 پر مجتہدین کے اقوال کو اونٹوں کی لید اور گدھوں کی لید سے تشبیہ دی ہے اور یہی صاحب اپنی دوسری کتاب کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق (جو کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب کنز الدقائق کے مقابلے میں لکھی گئی ہے) کے ص 20 پر چار رکعت نماز میں 10 جگہ نماز میں کندھوں تک رفع یدین کرنا اور جلسہ استراحت، اونچی آمین کہنا اور سینے پر ہاتھ باندھنے کو سنت لکھا ہے اور ص 18 پر اذان میں ترجیع اور اقامت میں ایثار کو مستحب لکھا ہے اور ص 15 پر پگڑی اور پتلی جرابوں پر مسح کو جائز اور ص 13 پر تیمم میں ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کیلئے اور ص 12 پر پانی میں وقوع نجاست سے تغیر احد الاوصاف نہ ہو تو وضو جائز لکھا ہے۔ اور ص 28 پر تین طلاق کے ایک ہونے کا قول اور ص 129 پر چھ اشیاء کے علاوہ ہر چیز میں سود کے جواز کا فتویٰ اور ص 51 پر عورت کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا جواز لکھا ہے اور یہ تمام کے تمام مسائل بانیان غیر مقلدین یعنی شمس العلماء شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن خان، وحید الزمان صاحب سے لے کر آج کے غیر مقلدین تک متفق علیہا ہیں اور برصغیر میں ان حضرات سے قبل کوئی بھی شخص ان مسائل کو اختیار کرنے والا نہ تھا اور نہ ہی کوئی ان مسائل پر عمل کر کے اپنے آپ کو اجمحدیٹ کہلاتا تھا۔ اور آج بھی غیر مقلدین کے علاوہ برصغیر کا کوئی مسلمان ان مسائل کو نہیں مانتا ثابت ہوا کہ ہندوستان میں فرقہ غیر مقلدین کی داغ بیل ڈالنے والے یہی حضرات تھے لہذا آج کل کے بعض غیر مقلدین کا ان کو غیر مقلد نہ سمجھنا یہ ان کے ساتھ زیادتی

ہے جبکہ سنجیدہ اور احسان مند غیر مقلدین آج بھی اپنے ان محسنوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ یہی وہ ان کے اکابر تھے جن کی دن رات کی انتھک محنتوں سے غیر مقلدین کو الحمدیث نام الاٹمنٹ ہوا اور ہندوستان میں ان کے بقول عمل بالحدیث کی ترویج ہوئی۔ لہذا غیر مقلدین اپنے ان اکابرین کے عقائد پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اگر یہ آپ کے اکابر نہیں ہیں۔ تو پھر ان کو واضح طور پر کافر و مشرک و دجال و گمراہ اور گمراہ کنندہ لکھ دیں۔

میری تمام سنی مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ غیر مقلدین کے ان عقائد کو اچھی طرح پڑھیں اور ان کے ظاہری توحید کے نعرے سے دھوکہ نہ کھائیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔

آمین

نوٹ:- الحمد للہ اہل سنت والجماعت احناف کی مسلسل پیش قدمی کی وجہ سے دنیائے غیر مقلدیت آج اپنے دو اصولوں (صرف قرآن وحدیث) سے کنارہ کش ہو کر چار اصولوں پر آگئی ہے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم بھی اہل سنت کی طرح چار اصول قرآن، سنت، اجماع، قیاس شرعی کو مانتے ہیں۔

آگیا ہے باتوں ہی باتوں میں مان جائے گا دو چار ملحقہ باتوں میں

اگر چہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، اور مرتا کیا نہ کرتا یہ اجماع اور قیاس کو ماننے کا محض زبانی دعویٰ کرنا بھی کافی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کو مفید ہے کیونکہ بیس رکعت تراویح پر اجماع امام نوویؒ نے کتاب الاذکار ص ۲۸۱ پر اور پتلی اونی سوتلی جرابوں پر مسح نہ کرنے پر علامہ ابن نجیمؒ نے البحر الرائق ص ۱۸۲ ج ۱ پر اور اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر علامہ ابن قیمؒ نے اغاۃ اللغہان ص ۲۳۳ ج ۱ پر نقل کیا ہے۔ اور تقریباً ۴۴ مسائل ایسے ہیں جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے لیکن غیر مقلدین اس کے منکر ہیں۔ لہذا اگر اجماع کے ماننے کا آج یہ دعویٰ کرتے ہیں تو قبروں سے فیوض پر اس اتفاق کو بھی مان لیں۔ یہ شرک کیوں بن گیا ہے۔

نیز نواب صاحب اپنے والد کی قبر کے بارے میں لکھتے ہیں۔

لا یزال یری النور علی قبرہ الشریف والناس ینیر کون بہ .

کہ آپ کی قبر شریف پر ہمیشہ نور رہتا ہے اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے تھے

(التاج المکمل ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

اور غیر مقلدین کے عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

قلت بهذا يدفع الشبهة التي اوردها القاصرون انه

كيف يمكن استحصال الفيوض والبركات و

برد القلب والانوار من ارواح الصالحاء بزيارة

(ہدیۃ الہدی ص ۶۳)

فیوض

میتا ہوں اس سے وہ شبہ بھی دور ہو جاتا ہے جو بعض کم عقل

ترجمہ:

حضرات کرام سے سامنے آتا ہے کہ صلحائے کبریا کی زیارت کر کے

ان کی رحمت سے فیوض اور برکات اور انوار کا حصول کیسے ممکن ہو

۶۳

بغیر اوجہ نیکو فیض اعراب البرکات یملؤ منظران النور والی
 البیۃ الاسراء مویلی فی البیۃ فی قمر حرم او فی السیۃ السادسیۃ
 قل منبشاس حرم من مسرور ورج حیت کانت حل حلو
 اجساد ووقن سیمہ ابن العیم ذلت ہمدانہ لامسا فایس کن
 الروح فی عینیں اذی اجنۃ اذی السیۃ ورجن اتصالہ بالبدن بحیث
 تدریج سمع وتصل ونقر غلت محمد بدیع الشریعۃ النور والفاطر
 انہ کف یکن استفعال القیوم والبرکات ورجو العلب والانوار
 من ارواح الصفاء زیارۃ قبور صوفیاء وراحمہ فی ارض عینیں
 لان الروح لیس من جسم الاصل والی اذ تفتت من جسمہ لیس من
 من نکون من جودہ ولی سیرۃ من سرۃ لا متعلق وبعیۃ ما یصل
 الیہ الروح الی السماء من نزول صدقہ فی الارض ما یصل
 یتحد علیہ ولہ تعلق فی الارض فی سیرۃ النجوم وکذا بطریق
 اذ انزل من عرشہ فلا یخلق منہ العرش علی فی الارض انکون فی
 مکانہ فی وقت واحد لما یتصل بالروح الانسانی الذی ہو صوریۃ بدنیۃ
 فیکون جسمہ بدن ہو حالہ الارواح بعد انہ حمل فی الاحسام البکیۃ
 فتمکنہ بالکائن الاصل فی الفلسفۃ علی السطوح الی من من جسمہ
 النجادی العبط بالسطح الظاہر من جسمہ محوی دین منہ من ذلک
 فصل لا یزمن من کون ارواح المؤمنین فی نصۃ واورواح الکافرین
 فی النار من لہ فی النار لہ وقت مدہم الخاصۃ النبیۃ عدت لہم



نوٹ :- وحید الزمان صاحب روحوں سے فیوض کے منکر کو بے وقوف کہہ رہے ہیں۔ اب غیر مقلدین
 سنجیدگی سے غور کریں کہ کہیں انہوں سے فیوض کے انکار کی وجہ سے وہ بے وقوف تو نہیں بن گئے۔

نوٹ :- یہ عقیدہ الزامات لے لکھا گیا ہے کہ موجودہ غیر مقلدین کے نزدیک قبروں سے فیض کا عقیدہ
 کفریہ اور شرکیہ ہے اس لئے ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑوں کا یہ عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہوگا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

عقیدہ نمبر ۱۹:- (حضرت مہدی کے زمانے میں رجعت ہوگی)

غیر مقلد عالم ملامین صاحب لکھتے ہیں:

من مات علی الحب الصادق امام العصر المہدی علیہ السلام
ولم یدرک اوانہ اذن اللہ سبحانہ ان یحبہ فیفو ذلہذا عظیما فی
حضورہ من بخورہ فی نورہ وھذہ رجعتہ فی عہدہ علیہ السلام۔

(دراسات الملبی فی الاسوۃ الحسنیۃ بالحبیب ص ۲۵۱ مصنف ملا مین مطبوعہ کراچی)

ترجمہ:- کہ جو شخص حضرت امام مہدی علیہ السلام کی کچی محبت پر فوت ہو گیا اور وہ امام کا زمانہ نہ پاسکا تو
اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے یہ کہ (حضرت مہدی) اس کو زندہ کریں پھر وہ آپ کے حضور بڑی کامیابی
پائے گا ان کے نور کی دعوتی سے۔ اور یہ رجعت ان کے زمانے میں ہوگی۔

دراسات اللیب

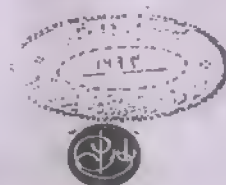
فی الاسوۃ الحسنیۃ بالحبیب

تعلیقات الباری المکثر الامیر المکارم عبد الملک بالملک الملبی ابن

عبد الملک بالملک الملبی السدی المکرم ۱۱۶۱ھ

خمسۃ وکعبین

عبد مہدی السدی



لاست بشرھا وطمعھا

جنتہ ایماء الادب السدی بکر الشی

THE SINDHI ADABI BOARD

Karachi

واللہ اعلم بالصواب۔ قال: "انہ ظاہر من حدیث عبد الملک
الصادق امام العصر علیہ السلام انہ یقول: "انہ اذا جاء
ان یحبہ فیفو ذلہذا عظیما فی حضورہ من بخورہ فی نورہ وھذہ
رجعتہ فی عہدہ علیہ السلام۔ ان یحبہ فیفو ذلہذا عظیما فی
حضورہ من بخورہ فی نورہ وھذہ رجعتہ فی عہدہ علیہ السلام۔
ما استحسنہ المتحدیثہ ما سولت لهم افسہم، ولقد افسہ من افی
یحبہ اللہ سبحانہ من حیاء لکد برافق رسول اللہ صل اللہ علیہ
وآلہ الطاہرین الطیبین الطالحین الطالحین۔"

مزدہ ایدل کہ سبھا عسی ی آید

کہ زاعاس عوشی بونی کمی ی آید

ملیۃ اللہ تعالیٰ سلامہ علیہ علی آلہ واصحابہ واطحابہ آمین، قولہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فقد افسہنا" اللہ لا یستعذ هذا غیر
یستعذ من تکرار احکام الشریعۃ علی من سمر الحق فی مقامہ حق
فی نفس من قلوبہم یلم ان "عہدہم" یجزم یستعذہ ہزم المصدق
فی سبیلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حلقہ افسہت آمین
المعلیۃ الی ان یقاتل، وھو عہدہ نصر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملا "عہدہم" علی قدم الشیخۃ المصلیۃ فی زمانہا حیث لایزال فی
تبع من ترک قول امامہ بطول جہدہ التبریل یحدث صحیح یخالف
ولہ واستعمل عہدہ ما یحبہ "عہدہ" المصلیۃ المستقر فی
قرب اللہ، قولہ "ولما" ان کل ما یستعذ علیہ وھذہ عہدہ من
امامہ الشریعۃ، ولما تہ المصلیۃ ان تصادق فی نہرہ فہ عہدہ

نوٹ:- یہ عقیدہ رجعت شیعوں کا عقیدہ ہے جو کہ باطل اور مردود ہے۔ لیکن غیر مقلدین کو بھی یہ عقیدہ

پسند آگیا اس لیے انہوں نے بھی اختیار کر لیا ہے۔

اس عبارت میں نواب صاحب نہ صرف وحدت وجود کا اقرار کر رہے ہیں بلکہ اس کا غلط مطلب لینے والے یعنی اسے حلول کہنے والے کو نادان اور بیوقوف بھی کہہ رہے ہیں اور وحید الزمان صاحب نے ہدیۃ الہندی ص ۵۱، ۵۱ میں وحدت الوجود کو بالکل برحق تسلیم کیا ہے اور ۵۱ پر لکھا ہے کہ اس مسئلہ کا موجود شیخ ابن عربی تو اصول اور فروع کے لحاظ سے الحمد للہ تھا۔ نیز شیخ ابن عربی کو غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے بھی خاتم الولاية المحمدیہ (محمد ﷺ کی ولایت ان ہی پر ختم ہے) جیسے معزز القاب سے نوازا ہے (الحیات بعد الممات ص ۱۲۳) اور نواب صدیق حسن صاحب شیخ ابن عربی کے بارے میں لکھتے ہیں:

فجزاه الله عنا وعن سائر المسلمين جزاء جنسنا والفاض علينا من انواره ، وكسانا من حلال اسرارہ ، وسقانا من حميا شرابه وحشر نافي زمرة احبابه ، بجاه سيد اصفياء وخاتم انبيائه .
(التاج المکمل ص ۶ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

کہ اللہ ان کو جزاء دے ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزاء اور ان کے انوارات سے ہمیں مستفیض فرمائے اور ان کے اسرار و باطن کا لباس ہمیں پہنائے انکی شراب علم کی حرارت سے ہمیں سیراب فرمائیں ان کے احباب کے زمرے میں ہمارا حشر فرمائے۔ نبی کریم ﷺ کے مرتبہ اور مقام کے وسیلہ سے ہماری یہ دعا قبول فرمائے۔

اس عبارت سے فوت شدہ کا وسیلہ بھی ثابت ہو گیا جو کہ غیر مقلدین کے نزدیک شرکیہ عقیدہ ہے۔
آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو : ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نوٹ :- غیر مقلدین وحدت وجود کو صوفیاء کی ایک اصطلاح کی بجائے عقیدہ کا عنوان دیتے ہیں اور پھر اس کو کفریہ اور شرکیہ عقیدہ کہتے ہیں۔ لہذا یہ لوگ غور کریں کہ ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑے اس عقیدے کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر و مشرک تو نہیں ہوتے؟

عقیدہ نمبر ۲۰:- (شیخ عبدالقادر جیلانی ماکان و مایکون جانتے ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم محمد یوسف جے پوری صاحب احناف مقلدین میں اولیاء اللہ کے نہ ہونے پر دلیل دیتے ہیں کہ:

”طبقات ابن رجب ص ۲۰۲ ج ۱ میں ہے کہ قبیل للشیخ هل كان

الا ولياء على غير اعتقاد احمد بن حنبل فقال ماکان ولا يكون.

ترجمہ:- حضرت پیران پیر سے پوچھا گیا جناب مذہب والوں کے سوا اور مذہب

میں کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں فرمایا کہ نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہی ہوں گے۔

(حقیقۃ الفقہ ص ۱۸۳ مطبوعہ نعمان پبلشرز)

احناف کے ساتھ بغض و عناد میں ہوش ہی نہیں۔ اور یہ قرآن و حدیث کے کھوکھلے دعوے کرنے والوں نے بجائے قرآن و حدیث پیش کرنے کے ایک متروک و مردود قول سے جہاں مسئلہ حقیقت کا انکار کر دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کے لیے علم غیب مان لیا ہے۔ لیکن گرامی قدر قارئین غیر مقلدین احناف کے ساتھ حسد اور بغض میں ہر قسم کا غلط عقیدہ اپنانے کے لیے تیار ہیں۔ براہ ترک تقلید کا کہ یہ انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچاتی ہے۔

غیر مقلدین چونکہ عام طور پر علماء دیوبند پر کفر و شرک کے فتوے کشف کرامات اور بعض احوال کی وجہ سے لگاتے ہیں اور ایسے واقعات اور عبارات کو علماء دیوبند کے عقائد باور کراتے ہیں اس لیے ہم بطور الزام غیر مقلدین کے علماء کی چند ایسی عبارات پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:-

عقیدہ نمبر ۲۱:- (زندہ اور مردہ کو علم غیب)

مشہور غیر مقلد عالم عبدالجید سوہدروی صاحب، قاضی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”حضرت قاضی صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرز کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے فضل کریم بن حاجی حیات محمد مالک خرم کا بیان ہے کہ جس مکان پر آپ ٹھہرا کرتے تھے اس کے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی ایک دن آپ نے مجھ

سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے کہا آج رات خواب میں ہمیں وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں تشریف لائے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے قاضی صاحب نے یہ بھی فرمایا وہ بہت نیک اور صالح آدمی تھے فلاں جگہ کے رہنے والے تھے ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ہی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب نے بیان فرمائی تھیں یہاں تک کہ ان کا نام اور پتہ بھی قاضی صاحب نے بتا دیا تھا۔

(کرامات الہدیہ ص ۸۳-۸۴)

خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری غیر مقلد (سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کتاب رحمۃ اللعالمین کے مصنف) کے پاس وہ بزرگ رات کو قبر سے آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ پہلے بھی کئی دفعہ آچکے ہیں لیکن ہم سے نہیں ملے تو قاضی صاحب نے میزبان کو اس قبر والے کا نام موت کا واقعہ اور علاقہ سب کچھ بتا دیا۔ شاباش یہ ہیں غیر مقلد کہ قبر میں پڑا ہوا بھی عالم الغیب ہے۔ بتا رہا ہے کہ آپ اتنی مرتبہ آئے اور میرے پاس نہیں آئے اور قاضی صاحب نے تو حد کر دی کہ اس کے بارے میں پوری تفصیل بتادی۔ غیر مقلد و بتاؤ آپ کے بڑے اگر ایسے عقیدے کے بعد بھی مسلمان تھے تو پھر آج مخلوق کیلئے علم غیب ثابت کرنے والوں کو کافر کیوں کہتے ہو۔

مشہور غیر مقلد مولانا غلام رسول صاحب کا واقعہ ہے۔

حاجی کرم الہی میاں سنگھ نے بیان کیا کہ میری شادی کے موقع پر میری والدہ کا زیور

گم ہو گیا جس جگہ رکھا تھا۔ بہت ہوا زفحہ وہاں دیکھا لیکن کچھ پتہ نہ چلا اور جگہ بھی تلاش کیا لیکن بے فائدہ میری والدہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور زیور کے گم ہونے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا جاؤ جس جگہ رکھا تھا وہیں پڑا ہوا ہے میری والدہ نے پھر آ کر دیکھا تو زیور اسی جگہ پڑا تھا۔

(سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۰۴-۱۰۵)

دوسرا واقعہ:- ایک حجام آپ (مولانا غلام رسول) کی حجامت کر رہا تھا۔ اس نے کہا حضرت میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے معلوم نہیں وہ کس جگہ ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ ایک ہی بیٹا ہے بہو جوان ہے دعا فرمادیں یا مجھ کو پڑھنے کے واسطے بتادیں کہ آجادے آپ خاموش رہے حجام کہتا ہے کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کچھ پڑھتے ہیں۔ جب حجامت کرا چکے تو میں نے پھر عرض کی آپ نے فرمایا وہ تو گھر میں روٹی نمکین نخود کے ساتھ کھا رہا ہے جا کر دیکھو حجام کہتا ہے کہ میں آپ کا یہ فرمان سن کر حیران رہ گیا کیونکہ میں آپ کی کرامات بہت سی سن چکا تھا لہذا میرے دل میں خیال پیدا ہو گیا کہ شاید میرا بیٹا آ گیا ہو۔ جب میں گھر گیا تو میرا بیٹا نخود کی روٹی کھا رہا تھا اس نے کہا میں سکھر ملک سندھ میں آٹا گوند رہا تھا پانی لینے کے واسطے باہر نکلا ہوں معلوم نہیں کیا ہوا مجھے کسی نے اٹھایا طرفہ العین میں یہاں اپنے گاؤں میں پہنچ گیا ہوں۔ میرا کل سامان اور اوزار وغیرہ سکھر میں پڑے ہوئے ہیں

(سوانح حیات ۱۰۷-۱۰۸)

نمبر ۲۲:-

(انسان کتابن گیا)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول کا واقعہ لکھا ہے:

کہ موضع مرالیوالہ میں ہمارا ایک رشتہ دار سلطان احمد نامی رہتا تھا بڑا متمول آدمی تھا ان کا ہم سایہ ایک لوہا تھا جو نامی چور تھا یہ وہ سلطان احمد صاحب نے میرے سامنے بیان کیا کہ میں نے مولوی صاحب کے آگے عرض کیا کہ میرے بچے یتیم ہیں رات بھر ہمارا ہم سایہ لوہا رسو نے نہیں دیتا وہ ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہے کہ موقع بنے تو سب کچھ لوٹ لوں آپ نے کچھ پڑھنے کے لیے فرمایا اور کہا کہ پڑھ کر بے فکر ہو کر سو رہا کرو انشاء اللہ وہ کتاب بھونک بھونک کر خود ہی چلا جایا کرے گا تو ایسا ہی ہوتا رہا اس کے بعد مولوی (غلام رسول) صاحب جلد ہی فوت ہو گئے وہ لوہا خود بیان کرتا ہے کہ میں نے مولوی سلطان احمد کے گھر جا کر چار دفعہ نقب لگائی جب اندر جاتا تو کتے کی شکل ہو جاتی اور کہتے ہی کی طرح بھونکتا ہوا باہر نکلتا۔ ایک دفعہ نقب لگا کر اندر گیا بیوی صاحبہ جاگ رہے تھے میری صورت مسخ ہوتی دیکھ کر کہا بھائی تیری صورت مسخ ہونے سے تعجب بھی آتا ہے لیکن جس کی زبان سے یہ کلمات نکلے ہیں اس کی زبان بھی سیف الرحمان تھی جو کچھ انہوں نے کہا وہ ضرور ہوا اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

سوانح حیات حضرت مولانا غلام رسول، ص ۱۳۷-۱۳۸، تالیف و تصنیف مولانا عبدالقادر خلف اکبر

حضرت مولانا مرحوم مطبوعہ فضل بکڈ پوار دو بازار گوجرانوالہ)

اگلے صفحہ پر عکس ملاحظہ کریں۔

۱۳۸

وہ جو دہانہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت عثمانؓ کے گھر میں
مذہب دہانی بہت دن رہا تو کھٹکے کی شکل جو حالی، نہ کہنے میں کہ
بہت زیادہ جل گیا، لکھ دیا، میں نے کتب کا کرنا نہ کیا۔ یہی کتب
جاک تبتہ جے جی کی صورت میں جوئی دیکھ کر کہا۔ جاتی حلی صورت
میں جوئے کے عقید میں آتا ہے لیکن میں نے اس سے رجوع نہ کیا
جوئے میں اس کی تریں بھی مصلحت نہیں تھی۔ جو کہ اس کے کلام
فروع پر اودھ غلطی افشا رہا ہوا ہے کہ میں نے جی میں
کے وہ وقت کیا کہ میں نے گا افرام شایا میں دن سے یہ تریں
میں تبتہ جے جی۔

(۳۵)

وہ جو دہانہ غلامیوں کے گھر میں سے ہے جس کے بیان کا
میں نے کتب میں آئی ہے وہ افرام جی میں غیر مقلدین صاحب
کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں نے اس سے رجوع نہ کیا
میں نے اس میں جاتی ہے کہ یہ جانتے۔ یہ ہے کہ وہ
میں نے جاتی ہے۔ یہ ہے کہ وہ جاتی ہے۔ یہ ہے کہ وہ
آئی کہ اس سے دیکھنے کے لئے کہ میں نے جاتی ہے۔

(۳۶)

میں نے کتب میں جاتی ہے کہ میں نے جاتی ہے۔ یہ ہے کہ وہ
میں نے جاتی ہے کہ میں نے جاتی ہے۔ یہ ہے کہ وہ
میں نے جاتی ہے کہ میں نے جاتی ہے۔ یہ ہے کہ وہ
میں نے جاتی ہے کہ میں نے جاتی ہے۔ یہ ہے کہ وہ



اس غیر مقلد مولوی غلام رسول صاحب کے القابات کتاب کے اوپر اس طرح لکھے ہیں عالم باعمل واعظ
بے بدل حاجی حرمین شریفین مقبول داریں جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حضرت مولانا غلام
رسول۔

حاجی حرمین کے لقب سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ غیر مقلدین میں کچھ لوگ ایسے بھی
ہیں جو حرمین شریفین میں گئے بغیر بھی حاجی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲۲:۔ (موت پر اختیار)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول قلعہ میاں سنگھ کا واقعہ ہے۔

حافظ غلام محمد صاحب ساکن سدہ ضلع شاہ پور ایک دن مولوی صاحب کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور مولوی صاحب کو دیکھ کر بہت روئے مولوی صاحب نے رونے کا
سبب دریافت فرمایا حافظ صاحب نے بیان کیا کہ گاؤں کا نمبر دار مجھے سخت سزا ایذا

5 加

[illegible][illegible]

۱۲۔ یہ ہے اہل اور جاہل دوسرے کھڑی کر مصلحتیں جو سب جلی سے تیار کر
چوٹی حساسہ کا گاڑیں جس سے ہر ایک شخص انکس روپے کو لئے کیا اور یہ
۱۳۔ یہی کہ انکس سوال کا مضمون ہے۔ یہ کہ وہ جلی سے تیار کر
۱۴۔ یہی کہ انکس سوال کا مضمون ہے۔ یہ کہ وہ جلی سے تیار کر
۱۵۔ یہی کہ انکس سوال کا مضمون ہے۔ یہ کہ وہ جلی سے تیار کر

[illegible]

محب و نامحب کا مینا جاتے تھے اور اس کے سر پر تھمکتے اور اسے جھٹ

نالغہ اللہ لعلات
 اما لا ارجع ارجع من احسن غملاً وحباً
 صلی اللہ علیہ وسلم
 صُوفی محمد عبد اللہ
 حالات : ندرات : آثار
 نالغہ
 مولانا محمد امجد علی
 شاہ کریم
 دہلی، سال ۱۳۰۰ھ

محترم قارئین غیر مقلدین کے اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق عقائد کے بعد حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ان کے علماء کے چند عقائد ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ نمبر ۲۶:- (بعض صحابہ رضی اللہ عنہم) فاسق ہیں) نعوذ باللہ مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

المن كان مومنا كمن كان فاسقا ومنه يعلم ان من الصحابه من

هو فاسق كالوليدو مثله يقال في حق معاويه وعمر و ومغيره و

سمره و معنى كون الصحابة عدو لا انهم صادقون في الرواية

لا انهم معصومون (نزل الابرار من نقاب النبي المختار ص ۹۴ ج ۳)

ترجمہ:- کیا پس وہ شخص جو مومن ہو فاسق کی طرح ہے اور اسی سے معلوم ہوا کر بے شک صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے بعض وہ ہیں جو فاسق ہیں۔ جیسے ولید (بن عقبہ رضی اللہ عنہ) اور اسی طرح کہا جائے گا۔ معاویہ (بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) اور مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) اور سمرہ (بن جندب رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور صحابہ کے عادل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ (نبی ﷺ) کی بات نقل کرنے میں صادق ہیں نہ یہ کہ وہ معصوم ہیں۔

غیر مقلدین کا صحابہ رضی اللہ عنہم و رضواعتہ کے متعلق یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ کے صراحۃً خلاف ہے۔ اور شیعہ کی واضح ترجمانی ہے۔

اصل عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

من یراد الله به خیر انفع به فی الذین

الحمد لله وحده

المجلد الثالث

من

نزل الأبرار

من

فقه النبی المختار

الطبع في دار الخیر المجلد الثانی وحید الزمان المجلد الرابع
باعتبار المجلد الثانی من بی القاسم البدری

فی مطبع سعید المطابع فی بلاد فارس

سنة ۱۲۸۵

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

عقیدہ نمبر ۲۷:- (صحابہ رضی اللہ عنہم) مشیت زنی کرتے تھے (نوفذ بالہ)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان کے بیٹے نواب نور الحسن خان لکھتے ہیں:

واحادیث واردہ ورمع از نکاح بدست ثابت و صحیح نعدہ بلکہ بعض اہل علم نقل اس

استمنا از صحابہ ز وغیبت از اہل خود کردہ اند و در مثل اس کار حرج نیست

(عرف الجادی من جتان ہدی الہادی ص ۲۰ مطبوعہ مطبع صدیقی بھوپال)

ترجمہ:- اور اپنے ہاتھ سے منی نکالنے سے منع کی احادیث صحیح اور ثابت نہیں ہیں بلکہ

14

عَرَفَ الْجَادِي
مِنْ
جَنَانِ هَذَا الْمَادِي

طُبِعَ فِي الْمَطْبَعِ الصِّدِّيقِيَّةِ
فِي بَهْرَاةِ الْهَوَاسِ
الْمُخَيَّنَةِ الْقَلْبِ
١٣٠١ هـ

آگے پھر عنوان قائم کرتا ہے۔

صحابہ کی روایت (سمجھ) معتبر نہیں۔ (شیخ محمدی ص ۱۹ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی)

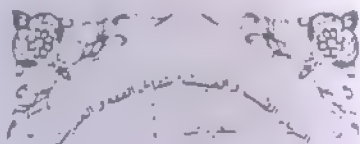
مسلک مذہبی و علم سے جان کریں جو صحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچتا
ہو جس سے دنیا اور قضا کے اس طبقہ پر بھی حقیقت ہے کہ مکتبہ کی طرف اس کی
روایت کم پر واجب اہل علم کے لئے ہے کہ وہ درست نہ ہو۔

مسلک فقہر مسلک مذہبی و علم کے اس فرقہ سے کہ آپ نے فرمایا تھا جتنا
بیت اللہ شریف میں چوگے اور اس کا مقصد کہ گے حضرت خٹا نے یہ سمجھا کہ
صحبہ واسطے مسلک کی جگہ یہ پیشگیری ہے مگر صحت واسطے مسلک یہاں نہ ہوا۔ بلکہ کہ
شریف سے اور بیت اللہ شریف سے سلسلہ روک دینے کے اور انہیں مجبور انہیں
ہا ہوا جگہ ہوا کہ صحت رسول صریح ہے۔ روایت فرمائی ہے کہ روایت فرمائی
نہ تھی۔ صحت میں یہ تھا کہ اگر روایتیں کم لاچار رہی ہوتی کہ وہی ہے کہ ان فرقہ
روایت اور روایت ہے کہ

صحابہ کی روایت معتبر نہیں

قرآن کریم میں علی کے اولی وقت کی بیعت خطا داخل ہوئے ہیں
حنی بنس لکم العیظ الا یعنی میں کہ کہ سیدھا دعا کہ یہ دعا کہ
بہص من العیظ الا سود سے ظاہر ہو جاتا
اس سے حضرت علی بن ماسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پہنچے ہیں کہ سہ کا دعا
ی مروی ہے لیکن یہ ضرور کہ یہ بت پہنچی تو آپ نے ان کی دعا حق کو رخ کا اور
فرمایا اس سے مروی کا دعا سے ظہور ہوا ہے۔ میں حضرت علی کی تم مروی
مسلک رسول کے خلاف حق کی تہمت درست ہے کہ اور انہیں کہنے کے لئے ہے کہ میں
مذہب کو اور روایت لگا۔ اور ان میں میں قرآن کا یہی مسلک کی کئی کئی جگہ
طائیں پیش کی جا چکی ہیں۔

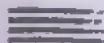
یہ بعد ازیں کہ ہر شرع پر چاہئے ہے
جو رسول میں جلد ہو ماسکت ہے



شیخ محمدی

اس کے واسطے کہ جو شخص یقین کر لیتا ہے کہ مذہب ہے
مذہب اور حج ہے تفسیر فقہی اور حج ہے انبارت اور حج ہے
محمدی نمازت اللہ ہے اور کئی کہ وہ ایک ہے۔

مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی



مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی

قارئین بہت معذرت میرے پاس اصل کتاب میں لائن پینل کے نشان کی وجہ سے ”حضرت فاروق کی سمجھا
معتبر نہ ہونا“ عنوان ٹھپ گیا ہے۔ اور غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب محمد جو نا گروہی
کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تین طلاقیں کے تین ہونے والے فتوے کے متعلق لکھتے ہیں۔
”دوستو اگر اسی پر اصرار ہے کہ نہیں حضرت عمر یہ فتویٰ ابدالآباد کے لیے شرعی طور پر ہی دیا ہے تو ہم کہتے
ہیں پھر آپ اور ہم اسے کیوں مانیں ہم فاروقی تو نہیں محمدی ہیں۔ ہم نے انکا کلمہ تو نہیں پڑھا
آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے۔“
(فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۵۲ ج ۲ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ سرگودھا)
اصل عکس صفحہ ۵۰ پر ملاحظہ کریں۔

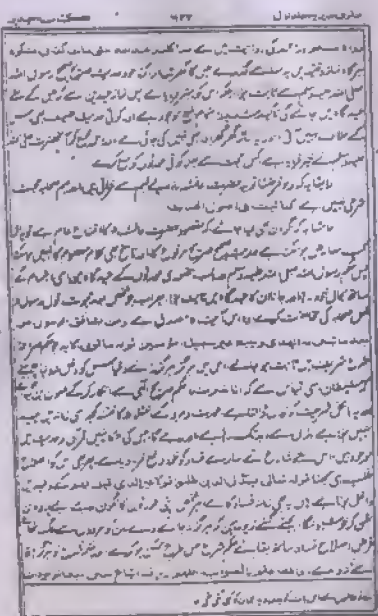
عقیدہ نمبر ۲۹:- (صحابی بات کوئی حجت نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

رابعاً یہ کہ لو فرضاً تو یہ حضرت عائشہؓ اپنے فہم سے فرماتی ہیں۔ اور فہم صحابہ حجت شرعی

نہیں ہے کما ثبت فی اصول الحدیث۔ بلقظ

(فتاویٰ نذیریہ ص ۶۲۲ ج ۱ مطبوعہ نور اکیڈمی سرگودھا)



اور مشہور غیر مقلد نواب نور الحسن صاحب لکھتے ہیں:

در اصول مقرر شدہ کہ قول صحابی حجت نیست۔

(عرف الجادی من جتان ہدی الہادی ص ۱۰۱)

کہ اصول میں یہ بات طے شدہ ہے کہ صحابی کا قول حجت نہیں ہے۔

ترجمہ:-

عقیدہ نمبر ۳۱:- حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بغیر توبہ کے مری تو مرتد مری (نعوذ باللہ)۔
حضرت مولانا قاری عبدالرحمان پانی پٹی فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالحق بنارسی (غیر مقلد) کا فتویٰ جو متعہ کا میرے پاس موجود ہے۔ اور مولوی عبدالحق نے بر ملا کہا کہ عائشہ علی سے لڑی اگر توبہ نہ کی ہوگی مرتد مری اور یہ بھی دوسری مجلس میں کہا کہ صحابہ کا علم ہم سے کم تھا۔ ان کو ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثیں تھیں ہم کو ان سب کی حدیثیں یاد ہیں۔ (کشف المحجوب ص ۴۲)۔

